



سوال

کیا اسلام میں ایسی کوئی دلیل ہے کہ جس میں میاں بیوی کا ایک دوسرے سے محبت کرنا واجب ہو؟ اگر اس کا جواب ہاں ہے تو پھر آدمی کیلئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دور و وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

خاوند اور بیوی کے مابین محبت ایک فطری اور طبعی معاملہ ہے، تو ایسے معاملات میں یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ شریعت میں واجب ہے، یا شریعت نے اس چیز کا حکم دیا ہے بلکہ اس کی فطری اور طبعی کیفیت پر ہی اکتفا کر لیا جاتا ہے، شرعی حکم کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔

اگر کوئی شخص ازدواجی زندگی کو یہ سمجھتا ہے کہ یہ رومانوی اور پھولوں بھرے خوابوں سے معمور ہوتی ہے اور بس! تو وہ ناقابل وجود چیز کو اس دنیاوی زندگی میں تلاش کر رہا ہے، جبکہ اس دنیاوی زندگی کی طبیعت اور مزاج میں مشکلات، مشقتیں اور تنگیوں کی جا چکی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ)

ترجمہ: بیشک ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں گھرا ہوا پیدا کیا ہے۔ [البلد: 4]

طُبِعَتْ عَلَى كَدٍ وَأَنْتَ تُرِيدُهَا صَفْوًا مِنَ الْأَقْدَاءِ وَالْأَكْدَارِ

وَمُكَلِّفَ الْأَيَّامِ حَنْدًا طَبَاعِمًا مُتَطَلِّبًا فِي الْمَاءِ حَذْوَةَ نَارٍ

ترجمہ: گدلاہن اس کی طبیعت میں شامل ہے اور تم چاہتے ہو کہ وہ میل کچیل سے پاک صاف ہو!

اگر کوئی شخص گردش زمانہ سے الٹ چلنے کا مطالبہ کرے تو وہ پانی میں انگارے تلاش کرنے والے کی طرح ہے۔

چنانچہ جب یہ بات واضح ہو گئی اور ہم نے حقیقی نگاہ زندگی کے معاملات پر ڈالی تو اس دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نظر نہیں آنے لگی جو ہر اعتبار سے کامل ہو اور اس میں کسی قسم کا عیب نہ پایا جاتا ہو، نیز سمجھنے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ عیوب دیکھنے کے باوجود بھی آپ آگے بڑھنے سے نہیں دکتے بلکہ معاملات کو آگے کی جانب لیجر جاتے ہیں۔

اسی لیے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو فرمایا جو اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا:

تم اسے کیوں طلاق دینا چاہتے ہو؟

اس نے کہا: مجھے اس سے محبت نہیں ہے!

عمر: تو کیا ہر گھر کی بنیاد محبت پر ہی ہوتی ہے؟ باہمی شفقت اور حیا بھی کوئی چیز ہوتی ہے!!

عیون الانخبار: (3/18)



"خاوند کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارے، حسن سلوک کرے، اسے تکلیف مت دے، اس کے ساتھ حسن کارکردگی دکھائے، اچھے انداز سے تعامل کرے، اس میں نان و نفقہ اور لباس وغیرہ کی تمام تر ذمہ داریاں شامل ہیں۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ: (فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَمَعْسَىٰ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْكُمْ وَإِنَّكُمْ لَفِي ذَلِيلٍ عَظِيمٍ) اس کا مطلب یہ ہے کہ: خاوندو! بہتر یہی ہے کہ تم اپنی بیویوں کو ناپسند کرتے ہوئے بھی اپنے عقد میں رکھو؛ کیونکہ اس میں بہت ہی خیر ہے۔ جس میں سب سے پہلے یہ کہ: یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اللہ تعالیٰ کے مشورے کو قبول کرنا ہے جو کہ دنیا و آخرت میں سعادت مندی کا باعث ہے۔

اسی طرح اگر انسان اپنی بیوی کو ناپسند کرتے ہوئے اپنے عقد میں رکھے تو اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو اس کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتا ہے جو کہ مجاہدہ نفس میں آتا ہے، اسی طرح یہ اعلیٰ اخلاقی مظہر بھی ہے، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے باہمی محبت نہ ہو لیکن بعد میں محبت پیدا ہو جائے اور اکثر ایسے ہی ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے اولاد سے نواز دے اور وہ اولاد اپنے والدین کیلئے دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث بن جائے، تو یہ سب کچھ اس وقت ہے جب بیوی کے ساتھ سمجھوتہ ممکن ہو اور کوئی خرابی رونما ہونے کا امکان نہ ہو۔

لیکن اگر جدائی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر نکاح کا بندھن قائم رکھنا ضروری نہیں ہے "ختم شد
تفسیر سعدی" (ص 172)

صحیح مسلم (1469) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کوئی مومن کسی مومنہ [بیوی] سے بغض مت رکھے، اگر اس کی کوئی بات اچھی نہ لگے تو دیگر امور سے خوش ہو جائے)

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

"مطلب یہ ہے کہ: اپنی بیوی سے نفرت مت کرے؛ کیونکہ اگر بیوی میں کوئی ناگوار بات موجود ہے تو اس میں اچھی صفات بھی موجود ہوتی ہیں، مثلاً: بیوی تیز مزاج کی مالک ہے؛ لیکن ساتھ میں دیندار ہے، یا خوب صورت ہے، یا پاکدامن یا اپنی رفاقت کا حق ادا کرتی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور خوبی اس میں پائی جاتی ہے" ختم شد

دوم:

اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ میاں بیوی کے درمیان محبت ہونا ضروری امر ہے، بلکہ دو طرفہ محبت ہونا واجبات میں سے ہے، اور خاوند کا بیوی سے محبت کرنا لازمی ہے، کہ خاوند ہر وقت بیوی کے ساتھ چمٹا رہے؛ تو پھر اس بات میں کیا مسئلہ ہے کہ مرد دو، تین یا چار شادیاں کرے اور ان سب سے محبت بھی کرے؟!؟

اس میں کیا مانع اور رکاوٹ ہے؟ صرف یہی کہ میاں بیوی کے بارے میں تخیلاتی رومانوی تصورات؟ یا میاں بیوی کے علاوہ کسی بھی دو افراد کے مابین پائی جانے والی محبت کے تصورات کہ محبت میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا؟!؟ یہ محبت تو ایسی ہے کہ گویا اس تصور میں محبوب کو معبود بنا دیا گیا ہے کہ جس میں کسی تیسرے فرد کی شراکت اس کی عبادت اور پرستش میں شرک تصور ہوگا؟!؟

کیا انسان اپنے والد، ماں اور اس کے علاوہ افراد سے محبت نہیں کرتا؟ حالانکہ اس محبت کو بھی محبت ہی کہتے ہیں! اس کے باوجود تنہا رشتوں سے بیک وقت محبت شراکت داری کا شکار نہیں ہوتی؛ تو اسی طرح ایک آدمی ایک وقت میں کئی بیویوں سے محبت کرے اس میں کیا مانع ہے؟

کیا انسان ایک وقت میں متعدد قسم کے کھانے پسند نہیں کرتا؟ حالانکہ سب کے سب کھانے ہی ہیں، ہر ایک کا ذائقہ اور خوشبود و سیرے سے مختلف ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود انسان تمام کھانوں کو پسند کرتا ہے اور سب کھانا چاہتا ہے؛ تو ایسے میں کون سی ایسی عقلی یا شرعی مانعت ہے جو ایک سے زیادہ بیویوں سے محبت کرنے میں حائل اور رکاوٹ بن سکتی ہے؟

